

118325- غم کی وجہ سے طلاق طلب کرنا

سوال

غم و پریشانی حاصل ہونے کی صورت میں طلاق طلب کرنے کا کیا حکم ہے؟
کیا اپنے ملک اور گھروں سے دوری جس نے مجھے نفسیاتی مریض بنایا کر غم و پریشان کر دیا ہے ایسا عذر ہے جس کی بنا پر طلاق طلب کرنا مباح ہو جاتی ہے، یہ علم میں رہے کہ مجھے شادی سے قبل یہ علم تھا کہ میں شادی کے بعد اپنے ملک کے علاوہ دوسرا ملک رہوں گی۔

پسندیدہ جواب

اول :

انسان جو غم اور پریشانی محسوس کرتا ہے وہ بعض اوقات مرض بھی ہو سکتا ہے جس کے علاج معالج کی ضرورت ہوتی ہے اس سلسلہ میں تجربہ کار اور اسپیشلیست افراد سے رابطہ کریں۔
اور بعض اوقات یہ تنگی اور غم ہو سکتا ہے جو بہت سارے امور سے زائل ہو گا مثلاً عبادت اور اللہ کا ذکر اور دعائیں اور صحیح اذکار اور نیک و صالح اعمال اور اچھے کام کرنا۔
اس سلسلہ میں آپ سوال نمبر (22704) اور (21515) کے جوابات کا مطالعہ کر کے مستفید ہو سکتی ہیں۔

بہ حال اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو کوئی ایسی بیماری نہیں اتنا تاری جس کی دوائی اور علاج نہ اتنا را ہو، اس لیے یہ غم اور پریشانی کسی بھی ہو سکتا ہے، اور مومن کو چاہیے کہ وہ صبر و تحمل اور یقین اپنائے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے بخشنود سوال کرے اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔

کیونکہ خیر و بخلانی کی بخشان تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، اور پھر کتنے ہی مومن مرد عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے آزمائش یا بیماری پر حرام کام کا ارتکاب کیے بغیر ہی صبر و تحمل کیا،
کیونکہ ایسا تو جزع فزع کرنے اور سنبھوض شخص کرتے ہیں جو اللہ کی تقدیر پر صبر نہیں کرتے، اور جو بیماری اور مشکل انہیں آتی ہے وہ اس سے کسی بھی وسیلہ اور ذریعہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں چاہے اس میں ان کے لیے دیناوی یا انزوی شقاوتوں بد نجتی ہی ہو۔

دوم :

عورت کے لیے بغیر کسی شرعی عذر و سبب کے جس کی بنا پر خاوند کے ساتھ زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے طلاق طلب کرنا بائز نہیں، مثلاً خاوند بر اسلوک کرتا ہو، یا پھر یوں خاوند سے نفرت کرتی ہو کہ وہ خاوند کا حق ہی ادا نہیں کر سکے۔

کیونکہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث مروی ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس عورت نے بھی بغیر کسی تنگی کے اپنے خاوند سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے"

سنن ابو داؤد حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داؤد میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خلع لینے والیاں مناقبات ہیں"

طبرانی الکبیر (17/339) علامہ البافی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1934) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اگر فرض کریں کہ یوہی خصہ کی حالت یا پھر مرض اور پریشانی کی حالت میں اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اور جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو تو اسے اپنی غلطی کا ادراک ہو جائے اور اسے اپنے پردوگار سے استغفار کرنی اور خاوند سے معذرت کرنی چاہیے۔

اور اگر خاوند کی سوء معاشرت اور برسے سلوک کی بنا پر عورت کو پریشانی اور غم ہو، یا خاوند کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور یہ چیز عورت کے خاندان کے معتبر افراد کے ہاں ثابت ہو جائے تو انہیں ان کے مابین صلح کرنے کی کوشش کرانی چاہیے، اور یوہی کو اس پریشانی اور غم سے بدلنے کے لیے انہیں خاوند کے ساتھ مشورہ اور بات چیت کرنی چاہیے۔

ہم سوال کرنے والی کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کی پریشانی کا سبب اپنے گھروالوں سے دوری ہے، اسے ہماری نصیحت ہے کہ اس پر صبر کرے اور اس پریشانی کو حل کرنے کی کوشش کرے۔

اور غالباً فارغ انسان کو یہی پریشانی اور غم لاحق ہوتا ہے جو اپنے آپ کو کسی فائدہ مند کام میں مشغول نہیں رکھتا نہ تو آخرت کے کاموں میں اور نہ ہی دینی امور میں۔

اس لیے آپ کسی مفید کام میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں مثلاً آپ قرآن مجید حظوظ کلاس میں شامل ہو جائیں، اس طرح آپ کو شفقت اور باعتماد ہوں سے بھی تعارف ہو جائیگا جو دین و اخلاق کی مالک ہوں گی، اور اس طرح ایک دوسرے کا فائدہ مند کام میں معاونت کریں گے۔

اور اسی طرح آپ کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ اپنے خاوند سے اس پر متفق ہو جائیں کہ وقت فرما آپ اپنے گھروالوں کو ملنے جایا کریں گی، اور ہم آپ کے گھروالوں کو بھی اس پر ابھارتے ہیں کہ وہ بھی آپ کو ملنے جایا کریں۔

اور خاوند کو چاہیے کہ اس کی یوہی کی جانب سے جو کچھ حاصل ہوا سے اس پر صبر و تحمل کرنا چاہیے، اور یوہی کا اس سلسلہ میں ہاتھ پکڑتے تاکہ وہ اس پریشانی سے نجات حاصل کر سکے۔

اس لیے خاوند اور یوہی کے گھروالوں کا ایک دوسرے سے تعاون کرنا ضروری ہے، تاکہ معاملات طبعی حالت میں واپس ہوں جائیں۔

رہا مسئلہ طلاق کا تو آپ طلاق کے بارہ میں مت سوچیں بلکہ اپنی پریشانی پر قابو پائیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے مدد مانگیں، اور کثرت سے دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کو ہر قسم کی خیر و بجلانی کی توفیق نصیب فرمائے۔

واللہ عالم۔